مطبوعات

اسلام میں جرم وسزا | از ڈاکٹر عبدالعزیز عامر۔ عربی سے ترجمہ: از سیّد معروف شاہ شیرازی (با اہتمام ادارہ معارف اسلامی، کراچی) ناشر: البدر پبلی کیشنز ـ ۲۳ ـ راحت مارکیٹ، اُردو بازار لاہور۔ صفحات: ۳۵۱ ـ قیمت: ۳۰/- روپے۔

بہت مفید اور دلچسپ کتاب ہے۔ مصنّف اور مترجم دونوں کی محنت قابلِ قدر ہے۔ میں نے اسے پڑھتے ہوئے متعدد نشانات لگائے، مگر ایسے تمام مقامات کی بحث چھیڑنا ممکن نہیں ہے۔ صرف ایک مقام! "زجر و توبیخ" کے عنوان سے ص ۲۱۹، ۲۲۰ پر جو مثالیں عدالتی تعزیر کی حیثیت سے دی گئی ہیں، اُن کے بارے میں یہ ثابت کرنا ضروری تھا کہ ان کی نوعیت معلّمانہ، تربیتی یا مصلحانہ نجی یا عدالتی تھی اور اس کے لیے یہ بھی ضروری ہے کہ حضور صلّی اللہ علیہ وسلّم یا خلفائے راشدین کے ایسے معاملات کے متعلق یہ تعریف متعین کی جائے کہ کون سی چیزیں عدالتی کارروائی کی تعریف میں آتی ہیں۔ اس کے بغیر ہمارے عدالتی نظام کا ڈھانچہ صحیح طور پر تشکیل پذیر نہیں ہوسکتا۔

کتاب میں مندرج فقہی مسائل اور متعلقہ احوال وظروف یا اشکالِ واقعات کا تعلق ہمارے گزشتہ تمدنی اَدوار سے زیادہ ہے، حالانکہ جدید زمانے کے لوگوں کے سامنے مطالعہ کے لیے قانون و جرم کی کتابیں رکھتے ہوئے آج کل کے احوال و مسائل اور مصطلحات کا خیال بھی رکھنا چاہیے اور جدید اشکالِ واقعات اور ان سے متعلق علمی یا قانونی بحثوں کو کم سے کم فٹ نوٹس کی صورت میں ضرور آجانا چاہیے۔ ورنہ لادینیت پسند جدیدیوں کی طرف سے داعیانِ نظامِ اسلامی یا طالبانِ نفاذ شریعت کا مقابلہ کرنے کے لیے یہ دلیل اکثر استعمال کی جاتی ہے کہ ہمارا پرانا فقہی نظام اپنی محدودیتوں کی وجہ سے دَورِ حاضر میں چل ہی نہیں سکتا اور اسے اگر لاگو کر دیا جائے تو قدم قدم پر لاینحل مشکلات

پیدا ہو جائیں گی۔

مگر یہ بات اپنی جگہ ضروری ہے کہ ہم اپنے سابق علمی ذخیرے کو ہر اُس ملک کی زبان میں منتقل کریں جہاں دعوت و تحریکِ اسلامی کا کام ہو رہا ہو۔ مترجم اگر صرف مترجم ہو تو اُس کی ذمہ داری بڑی محدود ہوتی ہے۔ اگر وہ صاحبِ تحقیق بھی ہو اور جدید مسائل و مباحث سے آگاہی رکھتا ہو تو وہ ترجمہ کرتے ہوئے بھی کم سے کم حواشی کی حد تک ایسی معلومات لاسکتا ہے جو ضروریاتِ وقت کے لحاظ سے تلافی کا ذریعہ ہو جائیں۔

اس قسم کی کتابوں کو اگر ترجمہ کر کے علمی سطح سے آثار کے عوامی مطالعہ کے لیے لایا جائے تو اس بات کا بھی خیال رکھا جائے کہ مختلف فقہی احکام کے اجمالی تذکروں کو گڈمڈ کرنے سے عوام بلکہ جدید تعلیم یافتہ نوجوانوں کا ذہن بھی نقطہ ہائے نظر کے اختلاف کی اُصولی بنیادیں نہ جاننے کی وجہ سے خاصا ڈانواں ڈول ہوگا۔ مختلف فقیہوں کے احکام سامنے لاتے ہوئے یا تو مقدمے میں اُن کے اُصولی مدرسہ ہائے فکر کی ماہیت بیان کر دینی چاہیے یا متن کے اندر حواشی میں ان کی اُصولی بنیادوں کا تذکرہ کر دینا چاہیے تاکہ حقیقت ناآشنا لوگ اس سے پریشان نہ ہوں کہ ایک ہی معاملے میں ایک امام کچھ حکم دیتا ہے، دوسرا کچھ اور کہتا ہے، یا ایک قاضی ایک طرح فیصلہ کرتا ہے اور دوسرا دوسری طرح۔ لہٰذا میدان ہر کسی کے لیے کھلا ہے۔ مدعا یہ کہ تفصیل میں شریعت اتنی شاخ در شاخ ہو کر سامنے آتی ہے کہ اُس کے لیے یہ تصوّر کرنا مشکل ہو جاتا ہے کہ تمام اختلافی جزئیات کا انحصار ایک ہی ٹہنے پر ہے۔

THE SHAPE OF BASIC ORGANS IN ISLAMIC STATE

مؤلف: سیّد معروف شاہ شیرازی (احیائے اسلام اکیڈیمی چنارکوٹ)۔ ناشر: منشوراتِ اسلامی چنارکوٹ ضلع مانسہرہ۔ صفحات: ۷۹۔ قیمت: ۵۰/- روپے

مؤلف دینی علم اور جدید قانونی علم کے لحاظ سے ایک ممتاز شخصیت ہیں۔ انگریزی میں ان کی یہ کتاب موجودہ حالات میں خصوصی اہمیت رکھتی ہے جب کہ "اسلامی ریاست" اور اس کے اداروں